السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ڈاکٹری علاج اور تمباکو کی خرید وفروخت کرنا قرآن وحدیث کے روسے جائز ہے کہ نہیں؟ راقم کرامت علی۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

1تمباکو کی حرمت میں اختلاف ہے اس کی حرمت پر کوئی قطعی دلیل قائم نہیں اور اصل اشیا میں حلت ہے۔ لقولہ تعالیٰ۔

هُوَ الَّذى خَلَقَ لَكُم ما فِى الأَرضِ جَميعًا ۲۹ ... سورة البقرة

(وہی ہے جس نے زمین میں جوکچھ ہے سب تمھارے لیے پیدا کیا)

جب تک اس کی حرمت پر کوئی کافی دلیل قائم نہ ہو۔ حرمت کا حکم نہیں لگایا جاسکتا ہاں بعض چیزیں اس قسم کی بھی ہیں جن کی حلت یا حرمت صاف صاف وارد نہیں ہوئی ہے اس وجہ سے بہت لوگوں پر ان کی حلت اور حرمت مشتبہ رہتی ہے اس قسم کی چیزوں کا حکم یہ ہے کہ ان کے استعمال سے یعنی کھانے پینے اور بیچنے خریدنے سے پرہیز کرنا اولیٰ ہے اور ان سے پرہیز کرنے والے استعمال میں لانے والے سے بہتر ہیں بخاری شریف (ص:13 مطبع احمدی) میں ہے۔

الحلال بين والحرام بين وبينهما مشتبهات لا يعلمها كثير من الناس فمن اتقى المشتبهات استبرالدينه وعرضه ومن وقع فى الشبهات كراع يرعى حول الحمى يوشك ان يواقعه والله اعلم بالصواب[1] الحديث

(حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے جبکہ ان دونوں کے درمیان کچھ چیزیں مشتبہ ہیں بہت سے لوگ انھیں نہیں جانتے پس جو شخص شبہات سے بچ گیا تو اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچالیا اور جو شخص شبہات میں مبتلا ہوگیا (وہ اس چرواہے کی طرح ہے جو چراگاہ کے آس پاس چراتا ہے تو قریب ہے کہ وہ اس (چراگاہ) میں چرائے گا)

2اگر ڈاکٹری دوا میں کوئی حرام چیز نہ پڑی ہو تو جائز ہے ورنہ بلا ضرورت ناجائز ہاں ناچاری کے وقت وہ بھی جائز ہے۔

هُوَ الَّذى خَلَقَ لَكُم ما فِى الأَرضِ جَميعًا ۲۹ ... سورة البقرة

(وہی ہے جس نے زمین میں جوکچھ ہے سب تمھارے لیے پیدا کیا)

---

[1] صحيح البخاري رقم الحديث (52) صحيح مسلم رقم الحديث (1599)۔)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الحظر والاباحۃ، صفحہ: 720

محدث فتویٰ